حضرت مولانا پیر محمد یعقوب صاحب قریشی
شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ

مرد کے سر کے بالوں کی لمبائی کی شرعی حد

کیا روزانہ کنگھی کرنے کی شرعاً اجازت ہے؟

حبیب الرحمان صاحب کوٹلہ ائمہ جہلم سے لکھتے ہیں:
"کیا سر کے بال کندھوں تک رکھنے کی اجازت ہے؟ ـــــ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: "میرے سر کے بال کندھوں تک ہیں، کیا میں انھیں کنگھی کروں؟" آپؐ نے فرمایا، "بالوں کی تکریم کرو!" ـــــ راوی کہتے ہیں، ابو قتادہؓ آپؐ کے ارشاد کی بناء پر اکثر دن میں دو مرتبہ تیل لگایا کرتے تھے ـــــ یہ کہاں تک درست ہے؟
نیز کیا رخسار کے بال داڑھی میں شامل ہیں یا نہیں؟
ـــــ بیّنوا توجروا!"

جواب بعون اللہ الوھاب!

اس بارے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے ایک روایت منقول ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی لمبائی سے متعلق پتہ چلتا ہے:

"عن عائشۃ رضؓ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکان لہ شعر فوق الجمّۃ ودون الوفرۃ"

(تحفۃ الاحوذی ج ۳ ص ۵۸)

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ کے بال "جمّہ" کی حد تک تھے۔ جبکہ ایک دوسری روایت میں مائی صاحبہ ہی بیان فرماتی ہیں کہ آپؐ کے بال "جمّہ" سے کم اور "وفرہ"

سے زیادہ تھے۔

یاد رہے کہ لمبائی کے اعتبار سے بالوں کی تین اقسام ہیں:

جمّہ، وفرہ، لمّہ۔

"جمّہ" کی تعریف یہ ہے:

"ھی من شعر الرّأس ما سقط علی المنکبین"

"یعنی "جمّہ" سر کے وہ بال ہیں جو کندھوں پر پڑتے ہوں"

"وفرہ" کی تعریف یوں ہے کہ:

"ھی شعر الرّأس اذا وصل الی شحمۃ الاذن"

"سر کے وہ بال جو کانوں کے نچلے حصّے تک پہنچتے ہوں"

جبکہ "لمّہ" کانوں سے زائد اور کندھوں سے کم بالوں کو کہتے ہیں:

"ھی شعر المتجاوز شحمۃ الاذن ویکون دون الجمّۃ"

اس تفصیل کے بعد! ـــــ مؤخر الذکر روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے بالوں کی لمبائی کندھوں سے کم تھی، جبکہ اول الذکر روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کندھوں تک تھے ـــــ اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ حجامت کروانے پر آپؐ کے بالوں کی لمبائی کانوں اور کندھوں کے درمیان، یا کبھی اس سے بھی کم ہوتی تھی، اور جب حجامت کرائے ہوئے دیر ہو جاتی تو یہ کندھوں تک پہنچ جاتے۔

بہرحال کندھوں تک انسان کو بال رکھنے کی اجازت ہے۔ باقی ان کی دیکھ بھال میں حضرت عبداللہ بن مغفل کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ کنگھی روزانہ نہیں، بلکہ ایک دن کے وقفے سے ہونی چاہیے! ـــــ چنانچہ آپؓ بیان فرماتے ہیں:

"نھی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم عن التّرجّل الّا غبّاً"

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

یعنی آپؐ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا، ہاں ایک دن چھوڑ کر کی جا سکتی ہے ـــــ لیکن حضرت ابوقتادہؓ کے سوال پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو روزانہ کنگھی کرنے اور بالوں کی دیکھ بھال کا حکم دیا ـــــ روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"عن ابی قتادۃ کانت لہ جمّۃ ضخمۃ فسأل النبیّ صلی اللہ علیہ

وسلّم فامرہ ان یحسن الیہا وان یترجّل کلّ یوم“

(نسائی، کتاب الزینۃ)

یعنی حضرت ابو قتادہؓ کے کندھوں تک گھنے بال تھے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے پوچھا تو آپؐ نے انھیں بالوں کی دیکھ بھال کرنے اور ہر روز کنگھی کرنے کا حکم فرمایا۔

سوال میں جس حدیث کا تذکرہ ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں :

”عن ابی قتادۃ رض انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم انّ لی جمّۃ افأرجّلہا قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نعم و اکرمہا، قال فکان ابو قتادۃ ربّما دھّنہا فی الیوم مرّتین من اجل قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم واکرمہا“

(رواہ مالک)

اسی روایت کا ترجمہ سوال میں مذکور ہے ــــ چنانچہ پہلی روایت میں ”جمّۃ ضخمۃ“ کے الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے، اس اجازت کی اصل وجہ یہ تھی کہ حضرت ابوقتادہؓ کے بال کثیر تھے، جن کی اگر روزانہ دیکھ بھال نہ کی جاتی تو وہ موجبِ تکلیف تھے ــــ تاہم جس کی پوزیشن یہ نہ ہو، اسے پہلی روایت کے مطابق ایک دن کے وقفہ سے کنگھی کرنی چاہیے۔ کیونکہ شریعت بلاضرورت ”ترفّہ“ (بناؤ سنگار) کو پسند نہیں کرتی۔

چنانچہ ابو داؤد کی حدیث میں ہے :

”عن فضالۃ بن عبید انہ قال انّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ینہانا عن کثیر من الارفاہ“ (جلد ۴ ص ۷۵)

یعنی آپؐ نے ”ترفّہ“ سے منع فرمایا۔

اور یا پھر ہر دو روایات میں تطبیق کی ایک دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حضرت ابوقتادہؓ والی روایت جواز پر مبنی ہو، جب کہ ابو داؤد کی روایت میں ”نہی“ نہی تنزیہ پر مبنی!

نتیجہ بالوں میں کنگھی اور ان کی دیکھ بھال ایک دن کے وقفہ سے ہی ہونی چاہیے۔ ہاں اگر بال زیادہ ہوں اور ان کی دیکھ بھال نہ کرنے سے انسان کو تکلیف

ہوتی ہو تو حضرت ابو قتادہؓ والی روایت کے پیشِ نظر روزانہ بھی کر سکتا ہے — یعنی اس سے "ترفّہ" مقصود نہ ہو!

— اور امام ترمذیؒ نے شمائل میں حضرت انسؓ سے جو یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر دھنہ وتسریح لحیتہ۔"

یعنی آپؐ سر کو تیل زیادہ لگاتے اور داڑھی مبارک کی کنگھی بھی زیادہ کرتے — تو اس کثرت سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپؐ روزانہ تیل لگاتے اور روزانہ کنگھی کرتے۔ بلکہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ ہفتہ میں تین چار مرتبہ کر لیتے ہوں، کیونکہ کلمہ "کثرت" روزانہ پر دال نہیں کرتا!

لحیہ کی تعریف

قاموس میں "لحیہ" کی تعریف یوں ہے کہ:

"شعر الخدین والذقن۔"

یعنی "رخساروں اور ٹھوڑی کے بال"۔

اس تعریف کے مطابق رخساروں کے بال بھی "لحیہ" (داڑھی) میں شامل ہیں۔

ھٰذا ما عندی، واللہ اعلم بالصواب!

- "حرمین" خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔
- "حرمین" بذریعہ وی پی پی وصول کرنے کی بجائے سالانہ زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما کر زائد خرچہ سے بچیں۔
- خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

شکریہ!

(مینجر)